اماطتہ الاذیٰ

عن

نسبِ غوث الوریٰ

فیضِ ملّت، شمس المصنّفین، اُستاذ العرب والعجم، مُفسّرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی

مدظلہ العالی

محمد فیض احمد اویسی رضوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا سید المرسلین

اماطتہ الاذیٰ
عن
نسب غوث الوریٰ

فیضِ ملت، شمس المصنفین، اُستاذ العرب والعجم، مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہٖ الکریم

﴿پیشِ لفظ﴾

فقیر نے مناظرۂ شیعہ کی مشہور کتاب ''کلید مناظرہ'' میں دیکھا اُس کے مصنف نے سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی سیادت (سرداری، بزرگی، امامت) کا انکار کیا بلکہ آپ رضی اللہ عنہ کو یہودیوں کا دلال لکھ مارا (معاذ اللہ)۔ خون کھول گیا فوراً اُس کے ازالہ میں یہ رسالہ لکھ کر اس کا نام ''اماطتہ الاذیٰ عن نسب غوثِ الوریٰ'' رکھ دیا۔ یہ رسالہ پہلے ایک مجموعہ کے ساتھ شائع ہو چکا ہے۔ اب اسے ترمیم و اضافہ کے ساتھ علیحدہ مُرتب کیا گیا ہے۔ اِس کی تدوین میں حضرت مولانا ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری کراچی نے کافی محنت کی ہے جبکہ ان کے ہونہار بھائی مولانا محمد سرفراز احمد اختر القادری نے تصحیح میں بھرپور تعاون فرمایا۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں اہلِ علم برادران کو دین و دنیا میں خوب نوازے۔ (آمین)

اس موضوع پر مزید تحقیق مطلوب ہو تو فقیر کا رسالہ ''کیا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سید نہیں؟'' دیکھیں۔

وما توفیقی الا باللہ وصلی اللہ علیٰ حبیبہ الاعلیٰ

محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

☆......☆......☆

غوثیہ نسب نامہ

عارف باللہ حضرت مولانا جامی اپنی مشہور کتاب "نفحات الانس" اور علامہ ابوالفرح عبدالرحمٰن شہاب معروف بہ ابنِ رجب "طبقاتِ حنابلہ" میں آپ رضی اللہ عنہ کو صحیح النسب سادات "حسنی" لکھتے ہیں۔علاوہ ازیں قلاوۃ المتجر ، نزھت بھجته اور طبقات خزات الوفیات وغیرہ طبقات بھی ہم زبان ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ صحیح نسب "حسنی حسینی" تھے۔

آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب یوں ہے۔شیخ عبدالقادر بن ابی صالح ابنِ موسیٰ بن عبداللہ بن یحییٰ ،زاہد بن محمد بن داؤد بن موسیٰ بطونی ،بن عبداللہ المحض ،بن حسن، بن امام ہمام سیّدنا حسن ،گویا گیارہ (11) واسطوں سے آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلۂ نسب حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ محترمہ کی طرف سے حسینی ہیں اور پندرہ (15) واسطوں سے آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔(تفصیل آگے آتی ہے۔)

طعن

آپ رضی اللہ عنہ کو انگریز ایرانی النسل اور شیعہ سرے سے "سیّد" نہیں مانتے۔انگریز کے سوال کا جواب مندرجہ ذیل عبارت سے پڑھئے اور شیعہ کی عبارات اور اس کے جوابات آنے والے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔یہ غلط خیال ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ ایرانی النسل تھے۔اس دعویٰ کے لئے کوئی سند پیش نہیں کی جاسکتی ہے اگر آپ رضی اللہ عنہ عربی النسل نہ ہوتے تو آپ رضی اللہ عنہ کے معاصرین خصوصاً وہ علماء جو آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے زانوئے ادب تہہ (ادب سے بیٹھا) کرتے تھے مثلاً مفتی عراق ابوبکر عبد اللہ بن نصر بن حمزہ البکری البغدادی اپنی کتاب "انوارِ الناظر" میں جو حضرتِ سیّدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی سیرت سے متعلق ہے اس کا تذکرہ ضرور کرتے۔

"ایرانی حبشی ،زنجی (نیگرو) یا ترکی نسبت کو نہ اُس زمانے میں مسلمان پست تصور کرتے تھے اور نہ قرونِ وسطیٰ کے کسی دور میں کیونکہ "نیچ ذات" خالص ہندوانہ تصورِ حیات ہے ۔مفروضات کی دنیا وسیع ہے بلکہ بعض اُوقات گھناؤنی

(خطرناک) بھی نظر آتی ہے اور شیعہ کا خیال ہے شیخ سیّد نہ تھے"۔ ملاحظہ ہو (کلید مناظرہ، صفحہ نمبر ۳۱۴)

جواب

یہ صرف شیعوں کی متعصبانہ چال ہے۔ وہ صرف اس لئے کہ حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ نے شیعہ عقائد کی بھرپور تردید فرمائی ہے۔ اُن کا قاعدہ ہے کہ جو اُن کے نظریات کا مخالف ہوا سے سب وشتم اور الزام تراشی و بہتان بازی سے نوازتے ہیں یہاں تک کہ اُنہوں نے آئمہ زادوں کو معاف نہیں کیا مثلاً حضرت زید بن علی (زین العابدین) بن حسین بن علی ابنِ ابی طالب رضی اللہ عنہم یعنی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے اور حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کو کافر کہتے ہیں حالانکہ وہ عالم، متقی اور پرہیزگار تھے۔ مروانیوں کے ہاتھ شہید ہوئے اور اُن کے صاحبزادے حضرت یحیٰی بن زید رضی اللہ عنہ کے بھی دشمن ہیں اور ایسے ہی ابراہیم بن موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر بن علی رضی اللہ عنہ یعنی حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ کے بھائی کو بھی کذاب کہا پھر حسن بن مثنیٰ رضی اللہ عنہ اور اُن کے صاحبزادے حضرت عبداللہ محض رضی اللہ عنہ اور اُن کے بیٹے حضرت محمد ملقب رضی اللہ عنہ بہ نفس زکیہ کو کافر و مرتد لکھتے ہیں اور ابراہیم بن عبداللہ اور زکریا بن محمد باقر اور محمد بن عبداللہ بن حسین بن حسن اور محمد بن قاسم بن حسن اور یحیٰی بن عمر رضی اللہ عنہم جو کہ حضرت زید بن امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے پوتوں میں سے ہیں اُن سب کو "کافر و مرتد" کہتے ہیں (معاذاللہ)۔ اسی طرح وہ تمام سادات حُسینیہ وحسنیہ جو حضرت زید بن علی امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی امامت اور بزرگی کے قائل ہیں سب کو گمراہ جانتے ہیں۔ تفصیل اور حوالہ جات فقیر کی کتاب "آئینۂ شیعہ مذہب" میں ملاحظہ ہو۔

بناء بریں اگر وہ غوثِ جیلانی محبوبِ سبحانی قطب ربانی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیں اور بُت پرستوں اور یہودیوں کا چودہری لکھیں (معاذاللہ) تو مجبور ہیں ورنہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے نسب مبارک کو تاریخ نے سورج سے زیادہ واضح کیا ہے۔

دلائل از کُتبِ شیعہ

شیخ احمد بن محمود اکبر آبادی نے "تذکرۃ السادات" میں لکھا ہے کہ "سلسلہ انساب پدری حضرت

قطبِ ربانی بحر المعانی شیخ الجن و الانس شیخ عبدالقادر جیلانی موسیٰ جون بن عبداللہ المحض بن حسن مثنی بن امام حسن علیہ السلام مفتھی می شود"(۲)

کتاب مذکور کی عبارت مسطور بالا لکھ کر منکرین کو یعنی شیعوں کو یوں سمجھاتے ہیں کہ

"ھر کہ طعن برایشاں دارد ازروئے عقائددارد نہ از روئے نسب و اگر طعن از روئے نسب باشد لاحاصل است چرا کہ در تواریخ نساباں ماضیہ سیادت ایشاں ثابت است."

یعنی جو کوئی مذہب شیعہ میں ان پر طعن (لعنت ملامت) کرتا ہے تو بوجہ اُن کے مذہب (سُنی) کے ورنہ آپ کے نسب پر کسی کو طعن کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہیں اگر کوئی کرے بھی تو بے وقوفی ہے اس لئے کہ سابق دور میں جتنا نسب بیان کرنے والے محققین ہیں سب کے نزدیک آپ رضی اللہ عنہ کی سیادت (سرداری، بزرگی، امامت) مسلم ہے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ

"سیّد قطب الدین حسنی حسینی عمزا د حضرت غوث الثقلین است."

(۲) مرتضٰی شیعی نے "بحرالانساب" میں لکھا ہے کہ سیّد عبد القادر جیلانی منسوب است بعبداللہ بن یحییٰ بن محمد رومی بن داؤد الامیر الکبیر بن موسیٰ ثانی الخ۔ یاد رہے کہ حضرت موسیٰ حسن مثنی کے پڑوتے ہیں۔

(۳) "روضۃ الشہدا" میں بھی اسی طرح لکھا ہے کہ قطب الاقطاب سیّدی محی الدین عبدالقادر قدس سرہٗ منسوب است بعبد اللہ بن یحیٰ۔

اہلسنّت کی کتب سے دلیل

اِن کا تو کوئی شمار ہی نہیں۔ چند ایک مشاہیر (نامور، مشہور) کے اسماء درج ذیل ہیں۔

عارف جامی نفحات الانس میں، ملا علی قاری نے نزھتہ الخاطر میں، علامہ علاؤ الدین نے تحفتہ الابرار میں، علامہ اربلی نے تفریح الخاطر میں، سلالتہ الافاضل علامہ سیّد محمد مکی نے سیفِ ربانی میں علامہ شیخ سراج الدین شافعی نے درر الجوھر، علامہ سیّد مومن نے نو رالابصار وغیرھم (رحمھم اللہ تعالیٰ) فی غیر ھالایعلم عدددھم الااللہ ورسولہ الاعلی (جل جلالہ ﷺ) فقیر صرف علامہ شہیر فہامہ بے نظیر حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری کی عبارت پیش کر کے بحث کو ختم کرتا ہے۔

"الشیخ السید عبدالقادر الجیلانی سید شریف الطرفین صحیح النسبین من الابوین الامام الاحسینین الحسن و الحسین بحسب الابتداء الذی علیه الانتهاء متواتر صحیح ثابت ظاهر کظهور الشمس فی اربعته النهار لا یقبل الجمجمته والنزاع کما علیه الاجماع رغما للمبتدعته الرفضته اهل الزیغ والنفاق والشقاء حفظنااللہ والمسلمین من کین الحاسدین الضالین یحسدون الناس علی مااتاھم اللہ من فضلہ وھو ارحمہ الراحمین فلا حاجتہ الاقامتہ الدلیل علی ھذا النسب الشریف الواضع البرھان المشھور لکل مکان کما قال الشاعر فلایصح فی الاذھان شیئی اذا احتاج النھار الی دلیل." (نزھتہ الخاطر)

اسی طرح حجتہ البیضاء میں لکھا ہے کہ

"الشیخ محی الدین ابو محمد سیّد عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی رحمۃ اللہ نسبہ الشریف من جانب الام الی الامام الھمام سیّدنا الامام حسین ثبتت برواتہ المعتدات من المعتبرات الثقات العلماء المحدثین و المورخین والفقھاء الکاملین العالمین رحمھم اللہ تعالٰی".

موسیٰ زہوش رفت بہ یک پرتو صفات
تو عین ذات مے نگری در تبسمی

فائدہ

ہم نے اختصار کے پیشِ نظر ان دو (2) عبارتوں اور چند کتابوں کے اسماء پر اکتفاء کیا ہے ورنہ سینکڑوں سے تعداد آگے بڑھنا چاہتی ہے چونکہ وہ طویل لاطائل (بے فائدہ) اور امرلا حاصل ہے اسی لئے ترک کر دیا۔
منصب مزاج (انصاف پسند) کے لئے اتنا کافی اور ضدی ہٹ دھرم کے لئے دفاتر بھی ناکافی۔

والدہ محترمہ کی طرف سے نسب شریف یوں ہے

السیّد الشیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر ابنِ السیّدۃ اُم الخیر اُمۃ الجبار فاطمۃ بنتِ السیّد عبد اللہ الصومعی الذاھدین السیّد کمال الدین عیسیٰ بن السیّدالامام علاؤ الدین الجواد ابنِ الامام علی الرضاء ابنِ الامام موسیٰ الکاظم بن الامام جعفر الصادق بن الامام محمد بن الباقر بن الامام زین العابدین ابنِ الامام الھمام سیّد الشھداء ابی عبداللہ الحسین ابنِ سیّدنا امیرِ

المؤمنین علی بن ابی طالب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

اِن قوی دلائل کے بعد حضور سرورِ عالم ﷺ کا ارشادِ گرامی مدِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "لایجتمع اُمتی علی الضلالته" یعنی "میری اُمت کا گمراہی پر اجماع نہیں ہو سکتا"۔ اور فرمایا "ید اللہ علی الجماعة" یعنی "جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے"۔ یعنی حق جماعت کے ساتھ ہوتا ہے اور ہم نے مضمونِ سابق میں نہ صرف اَہلسنت و جماعت کی تصریحات (وضاحت) پیش کی ہیں بلکہ اَہلِ تشیع کے بہت بڑے بڑے مجتہدین اور آقاؤں کی غلط فہمیوں کی تردید عبارات میں پیش کی ہیں۔ اس کے باوجود پھر بھی کوئی ضد کرتا ہے تو اسے بھی حضور ﷺ کے مندرجہ ذیل ارشادات غور سے پڑھنے چاہئیں۔ "من شذ شذ فی النار" (ابن ماجہ) یعنی "جو جماعت سے ہٹ کر اپنی رائے پر ڈٹا رہے تو وہ جہنم میں جائے گا"۔ اور فرمایا،

"من فارق الجماعة قدر شبر فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه". (مسندِ امام احمد، ابوداؤد شریف) یعنی

"جو بھی جماعت سے ایک بالشت بھر علیحدہ ہوتا ہے تو وہ سمجھے کہ وہ اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال رہا ہے"۔

اِن تمام دلائل سے بھی سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے "سیّد" ہونے کا منکر ہے تو اُن کی سیادت (بزرگی) میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوگی البتہ منکر کی بدقسمتی ہوگی اور نقصان ہوگا تو اسی کا۔ اسی لئے کہ سورج پر تھوکنے سے تھوک اپنے منہ پر ہی پڑتا ہے۔

تمتہ بحث النسب

یاد رہے کہ نہ صرف موجودہ شیعہ سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے نسب شریف کے منکر ہیں بلکہ ایک مدّت سے یہ تحریک جاری ہے سب سے پہلے "عمدة المطالب فی نسب آل ابی طالب" کے مصنف نے یہ حرکت کی اور اس کا مصنف زیدی شیعہ تھا۔ چنانچہ حج الکرامہ صفحہ ۲۳۱ میں لکھا ہے "صاحبِ کتاب عمدة المطالب فی نسب آل ابی طالب" کہ نیز "او از علمائے زیدیہ است" پھر اُس وقت سے نہ صرف اہلسنّت نے تردیدیں کیں بلکہ علمائے شیعہ بھی اِس کی تردید میں کمر بستہ ہوئے جن کے چند حوالہ جات فقیر نے اُوپر لکھ دیئے۔

بھکانے کا موجب

اصلی غرض تو ان کی وہی ہے کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ شیعہ رافضی مذہب کے رَد میں کمر بستہ رہے اسی لئے ان

کی شخصیت کو شیعوں کے لیے گھٹانا ضروری ہوا۔ پھر اُنہیں عوام کو غلطی میں ڈالنے کا موقع مل گیا کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے لقب میں عموماً ''الشیخ'' لکھا جاتا ہے۔شیعہ نے کہا کہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سیّد نہ تھے ورنہ انہیں شیخ کیوں لکھا اور کہا جاتا ہے؟ اگرچہ اُن کے مذہبی پیشواؤں نے دلائل سے سمجھایا کہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ یقیناً سیّد تھے ۔منجملہ اُن کے ایک دلیل یہ بھی دی کہ ''سیّد قطب الدین'' ''حسنی حسینی'' ہیں اور وہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے ''چچیرے بھائی'' ہیں۔سیّد قطب الدّین کے لقب میں بھی 'شیخ' مذکور ہے اور اس کی ایک تاریخی دستاویز کتابِ شیعہ بحرالانساب صفحہ ۲۴ سے لیجئے۔مصنف 'بحرالانساب' بعض اولادِ حسن یعنی

'سپاہ انگیز' چچیرے برادر سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے حالات بیان کرتے ہوئے لفظ ''شیخ'' پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"سپاہ انگیز بن ابراھیم بن زید بن امام حسن از بغداد روئے بولایت دارالمرذ جیلان نہاد و مدتے روزگار در شعب جبال بسر بردو ویرا سپاہ انگیز می گفتند ازجھت آنکہ باھشام بن عبدالمالک بن مروان بسیار مجادلہ نمودہ بود آخر الامر بدار المرز جیلان موضع کوہ پایہ وطن ساخت وذریات وے بسیار رشد تازمان خلفاء بنی عباس وآں ملعون حکم کردہ بود کہ سیّد صحیح النسب رابکشندن چون خلفائے بنی عباسی بکوہ پایہ ناز زندراں بموضع استاق رسیدنا سیداں راز جر و سیاست می کردند کہ اینھا کہ در استاچ باشند شیخ اندسید نیستند چوں آں منافقین ایں سختاں شنید ند دست از کشتن سادات باز داشتند و ازاں زماں القاب ایشاں شیخ مذکور است وسیادت شان مخفی بماند۔"

سپاہ انگیز ابنِ ابراہیم بن زید بن امام حسن بغداد سے پہاڑوں میں چھپ گئے اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ہشام بن عبدالملک سے اُنہوں نے جنگ کی لیکن بوجہ کمی کے پہاڑوں میں وطن بنالیا،اس بدبخت خلیفہ نے حکم جاری کیا کہ ہر سیّد صحیح النسب کو قتل کرکے اُن کی بنیاد بھی ختم کردی جائے۔ اُنہوں نے تلاش کرکے ان حضرات کو پالیا۔لیکن وہاں کے باسیوں نے اُن کی جان بچانے کے لئے قسم کھائی کہ یہ لوگ شیخ ہیں۔اس وجہ سے اس وقت سے ان کا نام 'شیخ' مشہور ہوگیا۔اس روایت سے شیعوں کا وہ اعتراض بھی دفع ہوگیا جو لکھا کہ ''جنگی دوست عجمی ہے''۔(کلید مناظرہ،صفحہ نمبر ۲۱۵) اس

سے اُس کا مقصد یہی ہے کہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے والد ایک عجمی تھے اسی لئے سیّد نہیں (لاحول ولاقوۃ) کیا عجمیت سیادت کو حائل ہے؟ کیا جنگی دوست کے لفظ سے سیادت کی نفی ہوتی ہے؟ تو پھر اس طرح سپاہ انگیز کے لفظ سے بھی ان کے چچیرے بھائی سے سیادت کی نفی کرنی چاہیے۔ حالانکہ وہ غلط ہے جس طرح وہ غلط ہے تو یہ بھی غلط۔ اصطلاحِ صوفیہ میں شیخ "نائب ووارث" نبوت کو کہا جاتا ہے۔

بہرحال شیعہ اپنی اندرونی بیماری سے غلط بیانی کرتے ہیں ورنہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق "پاکستان" کا ایک منہ پھٹ گستاخ کیپٹن ڈاکٹر مسعود الدین اپنے پمفلٹ توحید خالص صفحہ نمبر ۳۰ میں لکھتا ہے۔

اُسی سال (۵۹۳ھ میں) عبید اللہ بن یونس بن احمد الوزیر جلال الدین ابو مظفر الحنبلی نے وفات پائی۔ وہ شروع میں سرکاری دفاتر کا نگراں تھا بعد کو خلیفہ نے اُسے وزیر مقرر کر دیا۔ وہ قرآن وحدیث وفقہ، حساب، انجینئری، الجبرا اور علم الانساب کا عالم اور امام تھا۔ مگر اُس نے چند اعمال سے اپنے معاملہ کو لوگوں کی نگاہ میں گرا لیا اور اُن چیزوں میں سے ایک یہ ہے کہ اُس نے الشیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے گھر کو مسمار کر کے ان کی اُولاد کو در بدر کر دیا اور کہا جاتا ہے کہ اُس نے رات کے وقت آدمی بھیجا جس نے شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی قبر کھدوا ڈالی اور اُن کی ہڈیاں دریائے دجلہ کی لہروں میں پھینک دیں اور کہا کہ یہ وقف کی زمین ہے اس میں کسی کا دفن کیا جانا حلال نہیں ہے۔

نسبی فخر

حضور غوث الاعظم الثقلین رضی اللہ عنہ کو حضور سرورِ عالم ﷺ کی آل میں داخل ہونے کا فخر حاصل ہے۔ وہ اِس طرح کہ آپ رضی اللہ عنہ کے والدِ ماجد سیّد ابو صالح موسیٰ رضی اللہ عنہ کا سلسلۂ نسب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے اور آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ بی بی اُم الخیر امۃ الجبار فاطمہ رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ نسب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے اور گلستانِ شہادت کے یہ دونوں نونہال سرورِ عالم ﷺ کے جگر گوشہ، نواسے اور آپ ﷺ کی صاحبزادی سیّدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صاحبزادے ہیں، اس سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچی کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نسباً "حسنی وحسینی سیّد" ہیں۔ للہ درمن قال

؎ شاہ حسن کے اک گل رعنا جناب ہیں

حضرتِ حسین کے درِ زیبا جناب ہیں

آپ رضی اللہ عنہ کے دونوں نسب نامے تفصیلاً ملاحظہ ہوں۔

پدری نسب نامہ

والد ماجد کی طرف سے آپ رضی اللہ عنہ کا نسب یوں ہے۔ سیّدنا محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی بن سیّد ابو صالح موسیٰ جنگی دوست بن سیّد ابی عبداللہ بن سیّد یحییٰ الزاہد بن سیّد محمد بن سیّد داؤد بن سیّد موسیٰ ثانی بن سیّد عبداللہ ثانی بن سیّد موسیٰ الجون بن سیّد عبداللہ المحض بن سیّد حسن المثنیٰ بن سیّدنا امیر المؤمنین امام حسن بن سیّدنا امیر المؤمنین اسد اللہ الغالب علی ابنِ ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔ (۳)

مادری نسب

والدہ ماجدہ کی طرف سے آپ رضی اللہ عنہ کا نسب نامہ یوں ہے۔

سیّدتنا اُم الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنتِ سیّد عبداللہ الصومعی الزاہد بن سیّد ابو جمال بن سیّد محمد بن سیّد محمود بن سیّد ابو العطا عبداللہ بن سیّد کمال الدین عیسیٰ بن سیّد ابو علاؤ الدین محمد الجواد بن سیّد علی الرضا بن سیّد موسیٰ الکاظم بن سیّدنا امام جعفر صادق بن سیّدنا امام باقر بن سیّدنا امام زین العابدین بن سیّدنا امیر المؤمنین امام حسین بن اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین سیّدنا علی ابنِ ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔ **سیّد وعالی نسب در اولیاء نورِ چشم مرتضیٰ و مصطفی رضی اللہ عنہ و صلی اللہ علیہ وسلم۔**

خاندانی حالات

فقیر حضور غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ کے مبارک خاندان کے حالات بھی عرض کرتا ہے تاکہ آئندہ تا قیامت کوئی بدبخت حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی نسب عالی اور آپ رضی اللہ عنہ کی سیادت (بزرگی) نسب عالی اور آپ رضی اللہ عنہ کی سیادتِ نسبی کے خلاف دریدہ دہنی (بدزبانی) نہ کرسکے۔ تفصیل تو فقیر کی ضخیم تصنیف "ہمہ خانہ چراغ" میں ہے۔ یہاں چند ایک اسمائے گرامی مع مختصر حالات عرض کرتا ہوں تاکہ مخالفین کو سمجھایا جاسکے کہ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کس صدف کے موتی ہیں۔ (ننھیال سے) آپ رضی اللہ عنہ کے نانا کا نام عبداللہ صومعی رضی اللہ عنہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ جیلان شریف کے مشائخ میں سے ایک نہایت ہی زاہد اور پرہیزگار ہونے کے علاوہ صاحب فضل وکمال تھے۔ بڑے بڑے مشائخِ کرام سے آپ رضی اللہ عنہ نے شرفِ ملاقات حاصل کیا، سرگروہ

زہاد تھے۔

شیخ ابوعبداللہ محمد قزوینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ مستجاب الدعوات تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کسی شخص سے ناراض ہوتے تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے بدلہ لیتا اور جس پر آپ رضی اللہ عنہ خوش ہوتے تو اللہ کریم اس کو انعام واکرام سے نوازتا۔ ضعیف الجسم اور نحیف البدن ہونے کے باوجود آپ رضی اللہ عنہ نوافل کثیر تعداد میں ادا فرماتے اور ذکر واذکار میں مصروف رہتے تھے۔

"کان یخبر باالامر قبل وقوعہ فیقع کما یخبر".

آپ رضی اللہ عنہ اکثر اُمور کے واقعہ ہونے سے پہلے اُن کی خبر دے دیا کرتے تھے اور جس طرح آپ رضی اللہ عنہ اُن کے رونما ہونے کی اطلاع دیتے تھے اُسی طرح ہی واقعات پذیر ہوتے تھے۔

(بہجۃ الاسرار، صفحہ نمبر ۸۹، قلائد الجواہر، صفحہ نمبر ۳ مطبوعہ مصر، نفحات الانس فارسی، صفحہ نمبر ۳۵۱، سفینۃ الاولیاء، صفحہ نمبر ۶۳)

قافلہ کی مدد فرمانا

حضرت ابوعبداللہ قزوینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہمارے بعض احباب ایک قافلہ کے ہمراہ سمرقند کی طرف تجارت کا مال لے کر گئے۔ جب وہ ایک صحرا میں پہنچے تو اُن پر ڈاکوؤں کے گروہ نے حملہ کردیا۔ قافلہ والوں کا بیان ہے کہ ہم نے اس مشکل کے وقت شیخ عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ کو پکارا تو ہم نے دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان تشریف فرما ہیں اور سبوح قدوس ربنا اللہ تفرقی یاخیل عنا پڑھ رہے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کا یہ پڑھنا ہی تھا کہ تمام ڈاکو جو سوار تھے منتشر ہوکر کچھ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھ گئے اور کچھ جنگل کی طرف بھاگ گئے اور ہم اُن ڈاکوؤں سے محفوظ رہے۔ بعد ازیں ہم نے آپ رضی اللہ عنہ کو ہر چند تلاش کیا مگر آپ رضی اللہ عنہ کو نہ پایا۔ جب ہم جیلان واپس آئے تو ہم نے یہ ڈاکوؤں والا واقعہ بیان کیا تو اُن لوگوں نے حلفاً کہ

ماغاب الشیخ رضی اللہ عنہ یعنی

"اس اثناء میں شیخ بالکل غائب نہیں ہوئے"۔

(بہجۃ الاسرار، صفحہ نمبر ۸۹، قلائد الجواہر، صفحہ نمبر ۳)

حضرت ابوصالح سید موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے والدِ محترم تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا اسمِ گرامی سیّد موسیٰ کنیت ابوصالح اور لقب جنگی دوست تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ جیلان شریف کے اکابر مشائخ میں سے تھے۔

لقب کی وجہ تسمیہ

آپ رضی اللہ عنہ کا لقب جنگی دوست اس لئے تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ خالصاً نفس کشی اور ریاضتِ شرعی میں فردِ واحد تھے۔ نیکی کے کاموں کے حکم کرنے اور بُرائی سے روکنے کے لئے مردِ دلیر تھے۔ اس معاملہ میں اپنی جان تک کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ منقول ہے ملاحظہ فرمائیں

''ایک دن آپ رضی اللہ عنہ جامع مسجد کو جارہے تھے کہ خلیفۂ وقت کے چند ملازم شراب کے مٹکے نہایت ہی احتیاط سے سروں پر اُٹھائے جارہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب اُن کی طرف دیکھا تو غصہ سے اِن مٹکوں کو توڑ دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے تقدّس اور بزرگی کے سامنے کسی ملازم کو دم مارنے کی جراٴت نہ ہوئی، خلیفۂ وقت کے سامنے اُنہوں نے واقعہ کا اظہار کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے خلاف خلیفہ وقت کو اُبھارا۔

خلیفہ: سیّد موسیٰ رضی اللہ عنہ کو فوراً میرے دربار میں پیش کرو۔

حضرت سیّد موسیٰ رضی اللہ عنہ دربار میں تشریف لے آئے۔ خلیفہ اُس وقت غیظ وغضب سے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

خلیفہ: (للکار کر کہتا ہے) آپ رضی اللہ عنہ کون ہیں جنہوں نے میرے ملازمین کی محنت کو رائیگاں کر دیا؟

حضرت سیّد موسیٰ رضی اللہ عنہ: میں محتسب ہوں اور میں نے اپنا فرضِ منصبی ادا کیا ہے۔

خلیفہ: آپ رضی اللہ عنہ کس کے حکم سے محتسب مقرر کئے گئے ہیں؟

حضرت سیّد موسیٰ رضی اللہ عنہ: (رعب انگیز لہجہ میں) جس کے حکم سے تم حکومت کر رہے ہو۔ آپ رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد پر خلیفہ پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ سربزانو ہوگیا (زانوں پر بیٹھ گیا) اور تھوڑی دیر کے بعد سر کو اُٹھا کر عرض کرتا ہے۔

حضورِ والا! امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے بڑھ کر مٹکوں کو توڑنے میں کیا حکمت ہے؟

حضرت سیّد موسیٰ رضی اللہ عنہ: تمہارے حال پر شفقت کرتے ہوئے نیز تجھ کو دنیا اور آخرت کی رسوائی اور ذلت سے بچانے کی خاطر۔ خلیفہ پر آپ رضی اللہ عنہ کی اس حکیمانہ گفتگو کا بہت اثر ہوا اور متاثر ہو کر آپ رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں عرض گزار ہوا۔

"عالی جاہ! آپ رضی اللہ عنہ میری طرف سے بھی محتسب کے عہدہ پر مامور ہیں۔

حضرت سیّد موسیٰ رضی اللہ عنہ: (اپنے متوکلانہ انداز میں) جب میں مامور عن الحق ہوں پھر مجھے مامور عن الخلق ہونے کی کیا پرواہ ہے۔ اُس دن سے آپ رضی اللہ عنہ جنگی دوست کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

سیدہ عائشہ رحمۃ اللہ علیہا

آپ رحمۃ اللہ علیہا سیّدنا غوثِ صمدانی قدس سرہ النورانی کی پھوپھی جان تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا کا نامِ مبارک عائشہ کنیت اُمِ محمد تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا بہت بڑی عابدہ، زاہدہ اور عارفہ تھیں۔

شیخ ابو العباس احمد و ابو صالح عبد اللطیف بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جیلان شریف میں خشک سالی کا قحط پڑا۔ لوگوں نے ہر چند دعائیں مانگیں۔ نمازِ استسقاء بھی ادا کی مگر بارش نہ ہوئی۔

آخر کار لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی پھوپھی جان کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہا دعا فرمائیں کہ اللہ کریم بارش نازل فرمائے۔

"فقامت الی رحمة بیتھا و کنست الارض و قالت یارب انا کنست فرش انت".

آپ رحمۃ اللہ علیہا نے اپنے گھر کے صحن میں کھڑے ہو کر جھاڑو دی اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کی کہ

"اے میرے پروردگار! میں نے زمین کو صاف کر دیا ہے تو اِس پر چھڑکاؤ کر دے"۔

آپ رحمۃ اللہ علیہا کی یہ عرض کرنے کی دیر تھی کہ آسمان سے موسلا دھار بارش شروع ہو گئی اور لوگ بارش میں بھیگتے ہوئے اپنے گھروں میں واپس گئے۔

یہاں صرف نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ تفصیل کے لئے رسالہ ''اُمِ خانہ چراغ'' دیکھئے۔

رقمه قلم القادری ابی الصالح محمد فیض احمد اُویسی غفرلہٗ

۱۲ شوال ۱۴۱۸ھ

بہاولپور، پاکستان

حواشی وحوالہ جات

(۱) کلیدِ مناظرہ

(۲) یہ کتاب بفرمانِ سلطان بن سلطان شاہ عالم بہادر شاہ غازی فرزند سلطان اورنگزیب جو شیعہ مذہب رکھتا تھا۔ ساداتِ کرام صحیح النسب کے بیان میں لکھی گئی اور نہایت دقتِ نظر سے اعلیٰ درجہ کی جانچ پڑتال کے بعد تیار ہو کر عملدر آمد کے لئے پیش کی گئی، برخوردار مطبوعہ بمبئی کتاب کے ٹائیٹل پر مؤلف کی شان میں یوں لکھا ہے **قبلہ و کعبہ نجیب الطرفین مرتضیٰ المقلب بعلم الهدی من جده علی المرتضیٰ علیه الالف التحیه الثناء ۱۲،**

(۳) حافظ ذہبی اور حافظ ابنِ رجب نے ابو صالح عبداللہ بن جنگی دوست لکھا ہے مگر یہ خلافِ صواب ہے۔

فائدہ

اور امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''ابو صالح'' غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی کنیت لکھی ہے۔ لیکن صحیح وہی ہے کہ یہ کنیت حضرت جنگی دوست کی ہے۔

تمام حضرات کے تفصیلی حالات و دلائل و عجائبات و تحقیق فقیر کی تصنیف ''ہمہ خانہ چراغ'' میں پڑھئے۔

☆......☆......☆

☆......☆

☆